© rasailojaraid.com

احکام و مسائل رمضان المبارک

الحمد لله رب العالمین و الصلوۃ و السلام علی خاتم الانبیاء و المرسلین. اما بعد!

فاعوذ باللہ من الشیطن الرجیم' بسم اللہ الرحمن الرحیم. یا ایھا الذین امنوا کتب علیکم الصیام کما کتب علی الذین من قبلکم لعلکم تتقون (۲/البقرہ)

اللہ تعالیٰ نے انسان کی زندگی کا مقصد ان الفاظ میں واضح بیان فرمایا ہے کہ:

الذی خلق الموت و الحیوۃ لیبلوکم ایکم احسن عملا اللہ تعالیٰ نے زندگی اور موت کا نظام اس لئے بنایا ہے تاکہ وہ تمہیں آزمائے کہ تم میں سے اچھے عمل کون کرتا ہے اور پھر ان اعمال کی نشاندہی کرتے ہوئے اس کی کچھ حدود و قیود بھی بیان فرمائی ہیں کہ فلاں فلاں عمل اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری والا ہے اور فلاں عمل اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا سبب ہے انہی اعمال میں سے ایک عمل روزہ بھی ہے جو اللہ تعالیٰ کے قرب کا ذریعہ ہے اور یہ عمل اللہ تعالیٰ کو اتنا محبوب ہے کہ اس کے متعلق ارشاد فرمایا:

کل عمل ابن آدم لہ الا الصیام فانہ لی و انا اجزی بہ (بخاری ۱/۲۵۵ کتاب الصوم)

"کہ آدم علیہ الصلوۃ والسلام کے بیٹے کا ہر عمل اس کے اپنے لئے ہے سوائے روزے کے اس کا یہ عمل میرے لئے ہے اور میں خود ہی اس کی جزا دونگا۔"

اسی طرح رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

والذی نفس محمد بیدہ لخلوف فم الصائم اطیب عند اللہ من ریح المسک (بخاری' ص ۲۵۴۔ باب فضل الصوم)

"مجھے قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں محمد ﷺ کی جان ہے روزے دار کے منہ کی بُو اللہ تعالیٰ کو کستوری کی بُو سے بھی زیادہ پاکیزہ (محبوب) ہے۔"

اس قدر محبوب عمل روزے کو اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کے لئے خاص فضل و رحمت کرتے ہوئے سال میں ایک مہینہ فرض قرار دے دیا تاکہ جو لوگ اپنی سستی یا کاہلی کی وجہ سے عام دنوں میں روزہ

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

رکھ کر یہ فضیلت حاصل نہیں کر سکتے وہ فرض سمجھ کر رمضان المبارک کو روزے میں گزار دیں تاکہ بھی مسلمان یہ سعادت حاصل کریں۔

فضائل رمضان المبارک

پھر اللہ تعالیٰ نے اس مہینے کو بابرکت بنایا اور عام مہینوں پر اس کو فضیلت و برتری عطا فرمادی جو دوسرے مہینوں کو حاصل نہیں کہ قرآن مجید کا نزول اللہ تعالیٰ نے رمضان المبارک میں فرمایا۔ ارشاد خداوندی ہے: **شهر رمضان الذى انزل فيه القرآن** (البقرۃ)

"کہ رمضان المبارک وہ (بابرکت) مہینہ ہے جس میں قرآن مجید نازل کیا گیا۔"

اذا دخل رمضان فتحت ابواب السماء وغلقت ابواب جهنم وسلسلت الشياطين (بخاری ۱/۲۵۵ کتاب الصوم) "جب رمضان کا مہینہ شروع ہوتا ہے تو آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔ (بخاری کی ہی ایک حدیث کے الفاظ ہیں: **فتحت ابواب الجنة**۔ کہ جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں) اور جہنم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور شیطانوں کو زنجیروں میں جکڑ دیا جاتا ہے"

"رمضان المبارک کی فضیلت کو امام کائنات حضرت محمد ﷺ نے یوں بیان فرمایا ہے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

ان الجنة تزحزف لرمضان من راس الحول الى حول قابل قال فاذا كان اول يوم من رمضان هبت ريح تحت العرش من ورق الجنة على الحور العين فيقلن يا رب اجعل لنامن عبادك ازواجا تقربهم اعيننا وتقر اعينهم بنا (مشکوٰۃ ۱/۱۷۵ کتاب الصوم)

"بے شک جنت کو رمضان المبارک کیلئے ایک سال تک مزین کیا جاتا ہے تو جب رمضان المبارک کا پہلا دن ہوتا ہے تو عرش کے نیچے سے ہوا چلتی ہے جو جنت کے پتوں سے گزرتی ہوئی حور عین تک پہنچتی ہے تو وہ کہتی ہیں اے اللہ اپنے بندوں میں سے ہمارے جوڑے بنا دے کہ ان سے ہماری آنکھیں ٹھنڈی ہوں اور ہماری وجہ سے ان کی آنکھیں ٹھنڈی ہوں۔

"اللہ تعالیٰ نے انسان کی ہدایت کیلئے انبیاء و رسل کو مبعوث فرمایا آسمان سے وحی کے ذریعے کتابوں کی شکل میں احکامات نازل فرمائے اور سب سے آخر میں ختم الرسل ﷺ کو بھیجا جن کی تعلیمات

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

قیامت تک لوگوں کو راہ ہدایت کی رہنمائی کرتی رہیں گی لیکن جب رمضان المبارک کا مہینہ آتا ہے تو اللہ تعالیٰ کا یہ لطف وکرم اور زیادہ ہو جاتا ہے۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب رمضان المبارک کی پہلی رات ہوتی ہے تو سرکش جنوں اور شیطانوں کو قید کر دیا جاتا ہے اور دوزخ کے دروازوں کو بند کر دیا جاتا ہے۔

وینادی منادیا باغی الخیر اقبل ویاباغی الشر اقصر ولله عتقاء من النار وذالک کل لیلة (ترمذی ۱/۱۴۷ کتاب الصوم)

''اور منادی کرنے والا منادی کرتا ہے اے بھلائی میں رغبت رکھنے والے آگے بڑھ اور اے برائی کی رغبت رکھنے والے باز آ جا اور اللہ تعالیٰ کے لئے ہی جہنم سے آزاد کرنا ہے اور یہ عمل ہر رات جاری رہتا ہے''

اللہ تعالیٰ رمضان المبارک کے مہینہ کے دن رات لیل ونہار اور ایک ایک لمحے کو بابرکت بنا دیا ہے جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: **من قام رمضان ایمانا و احتسابا غفر له ما تقدم من ذنبه** (بخاری ۱/۲۶۹ باب فضل من قام رمضان)

''کہ جس شخص نے ایمان کی حالت میں ثواب کی نیت سے رمضان کا قیام کیا (یعنی رات کو نماز پڑھی) اس کے سابقہ گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں'' دوسری حدیث میں یہ الفاظ ہیں۔ **من صام رمضان ایمانا و احتسابا غفر له ما تقدم من ذنبه** (بخاری ۱/۲۵۵ باب من صام رمضان)

''جس نے رمضان کا روزہ رکھا ایمان کی حالت میں ثواب کی نیت سے اس کے پہلے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔''

ان تمام احادیث سے رمضان المبارک کی فضیلت ثابت ہوتی ہے اس کے علاوہ بھی بے شمار آیات واحادیث ہیں۔ جن میں ماہ رمضان کے فضائل بیان ہوئے ہیں۔ اختصار کے پیش نظر اس پر اکتفا کر کے چند ضروری مسائل بیان کئے جاتے ہیں۔ ہر آدمی کو کوشش کرنی چاہئے کہ رمضان المبارک کو اللہ تعالیٰ کے حکم اور رسول اللہ ﷺ کی سنت کے مطابق گزارے اور رمضان المبارک کا ایک ایک لمحہ غنیمت جانتے ہوئے زیادہ سے زیادہ نیکیوں کو اپنائے اور برائیوں سے اجتناب کرے۔

استقبال رمضان

بعض لوگ رمضان المبارک کے استقبال کے نام پر ایک یا دو دن پہلے روزہ رکھ لیتے ہیں ایسا

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

روزہ رکھنے سے ہادی برحق ﷺ نے منع فرمایا ہے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: لا تقدموا صوم رمضان بیوم و لا یومین الا ان یکون صوم یصومه رجل فلیصم ذالک الصوم (ابوداؤد ۱/۳۲۶ کتاب الصوم)

''کہ رمضان سے پہلے ایک یا دو دن کا روزہ نہ رکھو مگر وہ شخص جو پہلے سے روزہ رکھتا ہے تو وہ اس دن کا روزہ رکھ سکتا ہے۔''

مثلاً ایک آدمی ہر سوموار اور جمعرات کا روزہ ہمیشہ رکھتا ہے اب رمضان المبارک منگل یا جمعہ کو شروع ہو رہا ہے تو یہ آدمی اس دن سوموار یا جمعرات کا روزہ رکھ سکتا ہے۔

کیونکہ اس نے یہ روزہ معمول کے مطابق رکھنا ہے نہ کہ استقبال رمضان کیلئے۔

رؤیت ہلال

رمضان المبارک کا روزہ چاند دیکھ کر رکھنا چاہیے شک کی صورت میں روزہ رکھنا جائز نہیں ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اذا رأیتموہ فصوموا واذا رایتموہ فافطروا فان غم علیکم فاقدروا له (بخاری ۱/۲۵۵، کتاب الصوم باب رویۃ الھلال)

''جب تم چاند دیکھو تو روزہ رکھو اور جب تم اس کو دیکھو تو افطار کرو اگر تم پر مطلع ابر آلود کر دیا جائے تو پھر تم اس کا اندازہ لگایا کرو'' (یعنی شعبان اور رمضان کی گنتی ۳۰ تک مکمل کیا کرو جیسا کہ دوسری حدیث میں الفاظ ہیں: فاکملوا العدۃ ثلثین. کہ تم تیس تک گنتی مکمل کیا کرو۔)

چاند دیکھنے کی دعا

رسول اللہ ﷺ جب نیا چاند دیکھتے تو یہ دعا پڑھتے:

ھلال خیر و رشد ھلال خیر و رشد ھلال خیر و رشد امنت بالذی خلقک.

(اے اللہ) اس کو خیریت اور ہدایت کا چاند بنا، میں اس ذات پر ایمان لایا جس نے (اے چاند) تجھے پیدا کیا۔ (ابوداؤد ۲/۳۴۷، کتاب الادب)

پھر آپ ﷺ یہ دعا پڑھتے:

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

الحمدلله الذی ذھب بشھر کذا وجاء بشھر کذا (ابوداؤد ۲/۳۴۷)

''تمام تعریفیں اس اللہ ہی کیلئے ہیں جو ایسا مہینہ لے آیا اور ایسا مہینہ لے گیا۔''

اور ایک دوسری حدیث میں یہ دعا بھی مذکور ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب چاند کو دیکھتے تو فرماتے: اللھم اھلہ علینا بالامن والایمان والسلامۃ والاسلام ربی وربک اللہ (ترمذی ۲/۱۸۳، کتاب الدعوات) ''اے اللہ اس چاند کو ہمارے لئے امن' ایمان' سلامتی اور اسلام والا بنا۔ (اے چاند) میرا رب اور تیرا رب اللہ ہی ہے۔

نوٹ

آج کل چاند دیکھنے کی کوشش ہی نہیں کی جاتی بلکہ حکومت کی اطلاع پر ہی انحصار کیا جاتا ہے اس لئے چاند کے طلوع ہونے کی جب بھی خبر ملے تو آدمی یہ دعا پڑھ سکتا ہے۔

نیت روزہ

رسول اللہ ﷺ نے ہر عمل کا دارومدار نیت پر قرار دیا ہے جو آدمی جس کام کے لئے جس چیز کی نیت کریگا اللہ تعالیٰ اس کو اس کے مطابق جزا دیگا۔ جیسا کہ ارشاد نبوی ہے:

انما الاعمال بالنیات وانما لامرئ مانوی (بخاری ۱/۲، باب کیف کان بدء الوحی)

''بے شک اعمال کا دارومدار نیت پر ہے بے شک آدمی کیلئے وہی کچھ ہے جس کی اس نے نیت کی''

اس لئے ہر عمل کرنے سے پہلے اس کام کو اللہ تعالیٰ کی رضا و خوشنودی کیلئے کرنے کی نیت کرنی چاہئے مگر روزے کے متعلق رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کہ روزے کی نیت رات کو ہی فجر سے پہلے کر لینی چاہئے کیونکہ جو آدمی فرضی روزے کی نیت فجر سے پہلے نہیں کریگا اس کا روزہ نہیں ہوگا۔ ارشاد پیغمبر ﷺ ہے:

من لم یجمع الصیام قبل الفجر فلا صیام لہ (ابوداؤد ۱/۳۴۰، کتاب الصوم) ترمذی ۱/۱۵۴، ابواب الصوم نسائی ۱/۲۶۱، کتاب الصوم)

''جو شخص فجر سے پہلے روزے کی نیت نہیں کریگا اس کا روزہ نہیں ہوگا۔''

اس لئے ضروری ہے کہ صبح کے روزے کی نیت رات کو ہی کر لی جائے جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ فجر

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

کے بعد بھی زوال سے پہلے پہلے نیت کر سکتا ہے تو یہ فرضی روزے میں درست نہیں اور نیت کا تعلق دل کے ارادے اور عزم سے ہے جو لوگ زبان سے وبصوم غد نویت من شھر رمضان کے الفاظ کہتے ہیں وہ خلاف سنت کام کرتے ہیں۔ اس لئے اس سے اجتناب ضروری ہے اور پھر ذرا اس کے معانی پر غور کریں تو عقلاً بھی یہ لفظ کہنا درست نہیں کیونکہ ان الفاظ کے معانی ہیں "میں نے کل کے روزے کی نیت کی" اور یہ الفاظ سحری کے کھانے کے بعد کہے جاتے ہیں جیسا کہ ٹی وی اور ریڈیو پہ بھی سنائے جاتے ہیں سوال ہے کہ اگر تو اسی دن کے روزے کی نیت کر رہا ہے تو کل کے روزے کی نیت کہہ کر جھوٹ بول رہا ہے اور اگر آئندہ آنے والے کل (دن) کی نیت کر رہا ہے تو پھر جس دن کا یہ روزہ رکھ رہا ہے اس کی نیت کہاں گئی اس لئے یہ الفاظ غلط ہیں نہ تو عقلاً صحیح ہیں اور نہ ہی قرآن وحدیث میں اس کا کوئی ثبوت ہے۔

قیام اللیل

ویسے تو ہر مسلمان کو قیام اللیل کا ہر رات اہتمام کرنا چاہئے کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے اس کی بہت زیادہ فضیلت بیان فرمائی ہے لیکن رمضان المبارک میں اسکا اجر وثواب بہت زیادہ بڑھ جاتا ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

من قام رمضان ایمانا واحتسابا غفرله ما تقدم من ذنبه " جو شخص رمضان کا قیام ایمان کی حالت میں ثواب کی نیت سے کریگا اس کے سابقہ گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں" مگر یہ بات یاد رکھیے کہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ عالی میں صرف وہی اعمال قبول ہوتے ہیں جو رسول اللہ ﷺ کے طریقے کے مطابق ہوں۔ جو اعمال آپ ﷺ کی سنت کے خلاف ہوں گے وہ ہرگز قبول نہیں کیے جائیں گے خواہ وہ اجر وثواب کے لحاظ سے بہت بھاری ہی کیوں نہ ہوں؟ ناطق وحی رسول حضرت محمد ﷺ نے ارشاد فرمایا:

من احدث فی امر ناهذا ما لیس منه فهو رد (بخاری ۱/۳۷۱ کتاب الصلح۔ مسلم ۲/۷۷) "کہ جو شخص بھی ہماری شریعت میں کوئی ایسا عمل ایجاد کریگا جو اس میں نہیں ہے تو وہ عمل رد کر دیا جائیگا" اس لئے ہر آدمی کو چاہئے کہ اپنی زندگی کے ایک ایک عمل کو اسوہ رسول اللہ ﷺ کے مطابق ادا کرے تا کہ وہ قبولیت کا درجہ حاصل کر کے اجر وثواب کا باعث ہو رسول اللہ ﷺ کا معمول تھا کہ آپ رمضان اور غیر رمضان

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

میں وتر سمیت گیارہ رکعات عشاء اور فجر کی نماز کے علاوہ رات کو ادا فرمایا کرتے تھے۔ غیر رمضان میں آپ ﷺ تہجد کے وقت ادا فرماتے تھے اور رمضان المبارک میں آپ نے تین دن مختلف اوقات میں ادا فرما کر امت کی سہولت کیلئے عشاء کے متصل بعد پڑھنے کی بھی اجازت فرمادی۔ آپ ﷺ کی اس نماز کو قیام اللیل، تہجد اور تراویح کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ ہمارے معاشرے میں تراویح کے نام سے مشہور ہیں تو اس لحاظ سے تراویح کی نماز وتر سمیت گیارہ رکعت ہی سنت قرار پائی اس سے کم یا زیادہ رکعات کو سنت رسول ﷺ نہیں کہا جاسکتا۔

ام المومنین صدیقہ کائنات سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں:

ما كان رسول الله ﷺ يزيد في رمضان ولا في غيره على احدى عشرة ركعة (بخاری ۱/۱۵۴ کتاب التہجد باب قیام النبی ﷺ باللیل فی رمضان وغیرہ)

"کہ رسول اللہ ﷺ رمضان اور غیر رمضان میں گیارہ رکعت سے زیادہ نہیں کرتے تھے"

اس لئے سنت تراویح وتر سمیت گیارہ رکعات ہی ہیں۔ اس سے زیادہ نہیں حدیث سے بھی ثابت ہے اور جید علمائے احناف کے اقوال بھی اس پر دلالت کرتے ہیں کہ بیس رکعت یا اس سے زیادہ رسول اللہ ﷺ کی سنت نہیں ہے۔ تفصیل کا یہاں محل نہیں اگر مقصود ہو تو اس مسئلہ پر مستقل کتب موجود ہیں ان کی طرف رجوع کیا جاسکتا ہے رات کے آخری حصے میں اور فجر سے پہلے کھانا کھانے کو سحری کا کھانا کہا جاتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے اس کی بہت زیادہ تاکید فرمائی ہے۔ ارشاد نبوی ﷺ ہے:

تسحروا فان في السحور بركة (بخاری ۱/۲۵۷ کتاب الصوم، مسلم ۱/۳۵۹ کتاب الصوم)

"سحری کھایا کرو بے شک سحری کھانے میں برکت ہے۔"

سحری کا وقت

سحری کھانے کا بہترین وقت سحری کے آخری وقت یعنی فجر سے پہلے کھانا ہے بعض لوگ ۳-۴ گھنٹے یا اس سے کم یا زیادہ وقت پہلے کھانا کھالیتے ہیں اور پھر بعض فجر کی نماز تک سوئے رہتے ہیں اور بعض اس کے بعد تک تو یہ درست نہیں ہے۔ روزہ تو اگرچہ ہو جائیگا مگر ایسا شخص سحری کی برکت سے محروم ہوگا کیونکہ خود رسول اللہ ﷺ دیر سے سحری کھاتے تھے۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تسحرنا مع رسول اللہ ﷺ ثم قام الی الصلوۃ قلت کم کان بین الاذان والسحور قال قدر خمسین آیۃ (بخاری ۱/۲۵۷ کتاب الصوم)

''ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سحری کی۔ پھر آپ ﷺ نماز کیلئے کھڑے ہوئے۔ (حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں) میں نے کہا کہ اذان اور سحری کے درمیان کتنا وقفہ تھا (تو حضرت زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا) کہ جتنے وقت میں پچاس آیات پڑھی جاسکتی ہیں۔''

اس لئے سحری ہمیشہ آخری وقت میں کھانی چاہئے۔ اگر آدمی جنبی ہو اور صبح وقت کم ہے تو وہ وضو کر کے سحری کھالے بعد میں غسل کر کے نماز پڑھ لے اس کا روزہ درست ہے۔ بعض لوگ ایسی صورت میں غسل کے چکر میں سحری کھانے سے محروم رہ جاتے ہیں۔

امہات المومنین حضرت عائشہ صدیقہ اور ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتی ہیں:

ان رسول اللہ ﷺ کان یدرکہ الفجر وھو جنب من اھلہ ثم یغتسل ویصوم (بخاری ۱/۲۵۸ کتاب الصوم مسلم ۱/۳۵۴ کتاب الصوم) بے شک رسول اللہ ﷺ کو جنابت کی حالت میں فجر ہو جاتی تو آپ ﷺ سحری کھالیتے پھر غسل کرتے۔ اور روزہ رکھتے

جن چیزوں سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے

بعض امور ایسے ہیں کہ جن کی وجہ سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔ ان میں سے چند ایک کا ذکر کیا جاتا ہے۔

حیض ونفاس

جس عورت کو روزے کی حالت میں حیض یا نفاس شروع ہو جائے تو وہ روزہ چھوڑ دے کیونکہ اس کا روزہ ختم ہو جاتا ہے اور جب اس کے یہ ایام گزر جائیں تو باقی روزے رکھے اور جتنے روزے اس کے چھوٹ گئے ہیں رمضان المبارک کے بعد ان کی قضا دے لے کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے ایک مرتبہ عورتوں کے سوال کے جواب میں ارشاد فرمایا تھا:

لیس اذا حاضت لم تصل ولم تصم (بخاری ۱/۴۴ کتاب الحیض باب الحائض الصوم)

''کہ کیا یہ صورت نہیں ہے کہ جب عورت حائضہ ہو جاتی ہے تو نہ وہ نماز پڑھتی ہے اور نہ ہی روزہ رکھتی ہے؟''

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

جماع

اسی طرح اگر کوئی آدمی اپنی بیوی سے حالت روزہ میں جماع کرے تو ان دونوں کا روزہ ٹوٹ جاتا ہے اور ایسا کرنے والا شخص روزے کی قضاء دے گا اور روزہ توڑنے کا کفارہ بھی ادا کریگا جیسا کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں ایک آدمی حاضر ہوا اور عرض کیا:

هلكت قال مالك قال وقعت على امرائى وانا صائم قال رسول اللهؐ هل تجد رقبة تعتقها قال لا قال فهل تستطيع ان تصوم شهرين متتابعين قال لا قال فهل تجد اطعام ستين مسكينا قال لا ......الحدیث (بخاری ۱/۲۵۹ کتاب الصوم)

"اللہ کے رسول ﷺ میں ہلاک ہو گیا آپ ﷺ نے فرمایا تجھے کیا ہوا ہے تو اس نے کہا کہ میں نے روزے کی حالت میں اپنی بیوی سے جماع کر لیا ہے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تو طاقت رکھتا ہے کہ ایک غلام آزاد کرے؟ وہ کہنے لگا نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ تو مسلسل دو مہینے روزہ رکھنے کی طاقت رکھتا ہے؟ اس نے کہا نہیں آپ ﷺ نے فرمایا کہ تو ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا سکتا ہے؟ اس نے کہا نہیں۔ آپ ﷺ نے تھوڑی دیر انتظار کیا اور ایک ٹوکرا کھجوروں کا لایا گیا' آپ ﷺ نے فرمایا کہ یہ ٹوکرا لے اور تمام کھجوریں غریبوں مسکینوں میں تقسیم کر دے اس نے عرض کیا اللہ کے رسول ﷺ مدینہ میں مجھ سے زیادہ غریب بھی کوئی نہیں ہے۔ تو رسول اللہ ﷺ مسکرائے اور فرمایا جا گھر جا کے کھا لے اللہ تعالیٰ تیرا کفارہ قبول کرے گا۔"

تو اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو آدمی روزے کی حالت میں جماع کرے اولاً تو وہ ایک غلام آزاد کرے' اگر اس کی طاقت نہ ہو تو دو ماہ مسلسل روزے رکھے اور اگر یہ بھی نہیں کر سکتا تو ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلائے' لیکن اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں ہے کہ آدمی رمضان المبارک میں ایسی غلطی کرے اور کفارہ ادا کر دے کیونکہ مالدار لوگوں کیلئے ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلانا کوئی مشکل نہیں ہے۔ ایسا کرنا بہت سخت گناہ ہے۔ اللہ تعالیٰ کی حدود کو توڑنا ہے یہ کفارہ تو صرف اس صورت میں ہے کہ آدمی اپنے جذبات پر قابو نہیں رکھ سکا اور اس سے یہ فعل ہو گیا ورنہ ہر انسان کو حتی الوسع پرہیز کرنا چاہئے اور جان بوجھ کر ایسی غلطی نہیں کرنی چاہئے۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

قے کرنا

اگر کسی آدمی کو خود قے آجائے تو اس کا روزہ ٹوٹتا نہیں اور اگر کوئی جان بوجھ کر قے کرے تو اس کا روزہ ٹوٹ جاتا ہے خواہ تھوڑی قے کرے یا زیادہ۔ بعض لوگوں نے جو تقسیم کی ہوئی ہے کہ منہ بھر کر آئے یا ایک ہی دفعہ زیادہ آئے تو پھر روزہ ٹوٹتا ہے یہ سب غلط ہے۔ قے تھوڑی ہو یا زیادہ اگر جان بوجھ کر کی جائے تو روزہ ٹوٹ جائے گا۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

من ذرعه القئ فليس عليه قضاء ومن استقاء عمداً فليقض

(ترمذی ۱/۱۵۳ ابواب الصوم)

''جس شخص کو خود قے آجائے اس پر قضاء نہیں اور جو جان بوجھ کر قے کرے تو وہ قضاء دے۔''

کھانا پینا

روزے کی حالت میں جان بوجھ کر کھانے پینے سے بھی روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: **اذا نسی فاکل او شرب فلیتم صومه فانما اطعمه الله وسقاه** (بخاری ۱/۲۵۹ کتاب الصوم)

''جب کوئی آدمی بھول کر کھا یا پی لے تو وہ اپنا روزہ مکمل کرے بے شک اس کو اللہ تعالیٰ نے کھلا دیا اور پلا دیا۔''

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بھول کر کھانے پینے سے روزہ نہیں ٹوٹتا جان بوجھ کر کھانے پینے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔

روزے کی حالت میں جن کاموں سے پرہیز لازمی ہے

روزہ صرف کھانے پینے کو ترک کرنے کا ہی نام نہیں بلکہ ہر اس عمل سے پرہیز کرنا لازمی ہے جس سے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ نے منع فرمایا ہے یا جن کاموں کو ناپسند کیا ہے۔ ذرا غور کیجئے کہ اگر روزے کی حالت میں بعض جائز امور مثلاً کھانا پینا اور جماع وغیرہ حرام ہو جاتے ہیں، تو جو کام شریعت میں سرے سے ہیں ہی حرام وہ کیونکر جائز ہو سکتے ہیں؟ آج ہمارے اکثر لوگ روزہ تو رکھ لیتے ہیں۔ مگر پھر سارا دن ٹی وی یا وی سی آر پر گندی فلمیں یا ڈرامے دیکھنے میں گزار دیتے ہیں۔ بعض فحش گانے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

سنتے ہیں اور کوئی لڈو اور شطرنج پر جوا کھیلتا ہوا یہ کہتا ہے کہ جی روزہ بھی تو نبھانا ہے۔

میرے بھائیو! یہ سب کام اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی نافرمانی کے ہیں ان سے عام ایام میں بھی پرہیز لازمی ہے چہ جائیکہ رمضان المبارک میں روزے کی حالت میں کئے جائیں اسی طرح بعض نوجوان سکولوں اور کالجوں کے گیٹوں پہ منڈلاتے رہتے ہیں اور رمضان المبارک کے آخری عشرہ میں تو بازاروں میں نوجوانوں کی بھیڑ ہوتی ہے۔ میری ماؤں بہنوں سے بھی گزارش ہے کہ اولاً تو کوشش کریں کہ خود بازار سے شاپنگ کرنے کی بجائے اپنے باپ' بیٹے خاوند یا بھائی کے ذریعے مطلوبہ چیز منگوا لیں اگر کوئی مجبوری ہو تو اپنے کسی محرم کے ساتھ جا کر رمضان المبارک کے ابتدائی ایام میں خرید سکتی ہیں۔ کوئی چاند رات کو جانا تو ضروری نہیں ہے جس طرح بعض آوارہ نوجوان اپنے گھروں سے بے فکر بازاروں میں آوارہ گردی کرتے ہیں' اسی طرح بعض عورتیں بھی بن ٹھن کر صرف بازاروں کی رونق اور ہلہ گلہ دیکھنے کیلئے جاتی ہیں۔ یاد رکھو یہ سارے اعمال روزے کو برباد کر دیتے ہیں۔ ہادی کائنات ﷺ نے اپنی مبارک زبان نبوت سے ارشاد فرمایا:

من لم یدع قول الزور والعمل به فلیس لله حاجة فی ان یدع طعامه و شرابه (بخاری ۱/۲۵۵' کتاب الصوم)

''جو شخص جھوٹ اور گناہ کے کام نہیں چھوڑتا تو اللہ تعالیٰ کو اس کے بھوکا پیاسا رہنے کی بھی کوئی ضرورت نہیں۔'' (یعنی اس کا کھانا پینا چھوڑنا اور کھاتے پیتے رہنا برابر ہے)

اسی طرح چغلی' غیبت' لڑائی' جھگڑا' گالی گلوچ' حرام دیکھنا' ناجائز سننا اور بولنا سب کام روزے کے منافی ہیں۔ اس لئے ان سے اجتناب انتہائی ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو نیکی کرنے اور برائیوں سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

جائز امور

روزے کی حالت میں بعض ایسے کام بھی ہیں جن کا کرنا جائز ہے مثلاً غسل کرنا' تیل لگانا' سرمہ لگانا' آئینہ دیکھنا' کنگھی کرنا وغیرہ جائز ہے ان سے روزے کی صحت میں کوئی فرق نہیں آتا۔

افطاری

سارا دن اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کے حکم کے مطابق روزے کی حالت میں گزار کر

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اب افطاری کا وقت ہوا ہے تو اس وقت جتنی خوشی روزے دار کو ہوتی ہے اس کا اندازہ وہی کر سکتا ہے کوئی دوسرا شخص بیان نہیں کر سکتا۔ خود رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

للصائم فرحتان یفرحهما اذا افطر فرح واذالقی ربه فرح بصومه (بخاری ۱/۲۵۵ کتاب الصوم)

''کہ روزہ دار کیلئے دو خوشیاں ہے' ایک خوشی تو اس کو افطار کے وقت ہوتی ہے اور ایک خوشی قیامت کے دن ہوگی''

مگر بعض لوگ افطاری کے وقت تاخیر کرتے ہیں' وہ کہتے ہیں جی سارا دن روزہ رکھا ہوا اب پانچ منٹ اور انتظار نہیں کر سکتے اور اس طرح وہ دیر سے افطار کرتے ہیں۔ حالانکہ جب سورج غروب ہو جائے تو پھر تاخیر نہیں کرنی چاہئے بلکہ جلدی افطار کر لینا چاہئے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: لا یزال الناس بخیر ما عجلوا الفطر (بخاری ۱/۲۶۳ باب تعجیل الافطار) ''جب تک لوگ افطاری میں جلدی کریں گے اس وقت تک بھلائی پر رہیں گے۔''

افطاری کروانا

افطاری کے وقت کوشش کرنی چاہئے کہ کسی دوسرے بھائی کا روزہ افطار کروایا جائے کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

من فطر صائما کان له مثل اجره غیر انه لا ینقص من اجر الصائم شیئا

(جامع ترمذی ۱/۱۶۶ جامع ابواب الصوم)

''جس نے کسی روزہ دار کا روزہ افطار کروایا تو اس کو اس کی مثل اجر ملے گا' اور روزے دار کے ثواب میں بھی کوئی کمی نہیں ہوگی۔''

تو اس طرح آدمی کو اپنے روزے کا ثواب تو ملتا ہی ہے ساتھ ہی اس کو دوسرے کے روزے کا بھی اجر مل جائیگا۔ بلکہ تمام لوگوں کو کوشش کرنی چاہئے کہ ایک دوسرے کی چیز سے روزہ افطار کریں۔ بعض لوگ سمجھتے ہیں کہ ہم تو صرف اپنی چیز سے ہی روزہ افطار کریں گے تا کہ ہمارا ثواب کسی دوسرے افطار کروانے والے کو نہ مل جائے تو میرے بھائیو! رسول اللہ ﷺ نے وضاحت فرما دی ہے کہ اس سے روزے دار کے اجر و ثواب میں کوئی کمی واقع نہیں ہوتی۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

روزہ کی افطاری کے وقت یہ دعا پڑھنی چاہئے کیونکہ رسول اللہ ﷺ یہ دعا پڑھتے تھے۔

اللھم لک صمت وعلی رزقک افطرت (ابوداؤد ۱/۳۲۹ کتاب الصوم)

''اے اللہ میں نے تیرے لئے ہی روزہ رکھا اور تیرے رزق سے ہی افطار کیا ہے''

اور رسول اللہ ﷺ افطاری کر لیتے تو یہ دعا پڑھتے۔

ذھب الظمأ وابتلت العروق وثبت الاجر ان شاء اللہ (ابوداؤد ۱/۳۲۸ کتاب الصوم)

''پیاس ختم ہو گئی اور رگیں تر ہو گئیں اور اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا تو اجر ثابت ہو گیا'' اس لئے یہی دعائیں پڑھنی چاہئیں خود ساختہ الفاظ کہنے سے پرہیز کرنا چاہئے۔

اعتکاف

رمضان المبارک کے آخری عشرہ میں مسجد میں اللہ تعالیٰ کی عبادت کیلئے بیٹھنے کو اعتکاف کہتے ہیں' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں۔

کان رسول ﷺ یعتکف العشر الاواخر من رمضان (بخاری ۱/۲۷۱ باب الاعتکاف)

''رسول اللہ ﷺ رمضان کا آخری عشرہ اعتکاف کرتے تھے۔''

اعتکاف صرف مسجد میں ہی ہو سکتا ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

ولا تباشروھن وانتم عاکفون فی المساجد (البقرۃ)

اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: **ولا اعتکاف الا فی مسجد جامع** (ابوداؤد ۱/۳۳۴ کتاب الصیام) ''کہ اعتکاف صرف جامع مسجد میں ہی ہوتا ہے''

عورتیں بھی اعتکاف کر سکتی ہیں مگر مسجد میں اگر مساجد میں عورتوں کے اعتکاف کا انتظام نہ ہو تو وہ اعتکاف نہ کریں آج کل گھروں میں عورتیں اعتکاف کر لیتی ہیں تو یہ درست نہیں ہے ویسے اللہ تعالیٰ کی عبادت کریں' مگر اس کو اعتکاف نہیں کہا جا سکتا۔ معتکف آدمی ضرورت کے وقت اپنے گھر میں بھی جا سکتا ہے۔ مثلاً اس کو مسجد میں کھانا پہنچانے والا کوئی نہیں تو کھانے کیلئے گھر جا سکتا ہے یا کوئی اسی طرح مجبوری بن جائے تو وہ گھر جائے مگر زیادہ دیر ٹھہرنے کی بجائے ضرورت پوری کر کے فوراً مسجد میں واپس آئے۔

صدقۃ الفطر

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

مسلمان جب رمضان المبارک کا مہینہ روزے کی حالت میں گزارتے ہیں تو اس ماہ مبارک کے آخر میں کچھ صدقہ کرنا رسول اللہ ﷺ نے فرض فرمایا ہے۔ کیونکہ اس سے ایک تو اللہ تعالیٰ کے حضور شکریہ کا اظہار ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہم کو رمضان المبارک کے روزے رکھنے کی توفیق عطا فرمائی اور دوسرا اگر دوران روزہ کوئی لغزش، غلطی ہو گئی تو اللہ تعالیٰ اس کی برکت سے اس کمی کو پورا فرما دیتے ہیں، حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

فرض رسول اللہ ﷺ زکوۃ الفطر طھرۃ للصیام من اللغو والرفث وطعمۃ للمساکین۔ (ابوداؤد ۱/۲۳۴، کتاب الزکوۃ)

''رسول اللہ ﷺ نے صدقہ فطر فرض کیا جو کہ روزوں کیلئے پاکیزگی ہے فضولیات اور گناہوں سے اور مسکین کیلئے کھانا ہے''

کتب احادیث میں فطرانہ کو صدقہ فطر یا زکوۃ الفطر کہا گیا ہے مگر ہمارے ہاں چونکہ فطرانہ کا لفظ معروف اور مستعمل ہے اس لئے بات کو واضح کرنے کیلئے اس کو فطرانہ بھی کہا جائیگا۔ اور یہ فطرانہ ہر مسلمان پر فرض ہے خواہ چھوٹا ہو یا بڑا۔ غلام ہو یا آزاد غریب ہو یا امیر اس میں مال کا کوئی نصاب مقرر نہیں ہے بعض لوگ جو کہتے ہیں کہ فطرانہ اس پر فرض یا واجب ہے جس پر زکوۃ فرض ہے تو یہ غلط ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

فرض رسول اللہ ﷺ زکوۃ الفطر صاعا من تمر او صاعا من شعیر علی العبد والحر والذکر والانثی والصغیر والکبیر من المسلمین

(بخاری ۱/۲۰۴، باب فرض صدقۃ الفطر)

''رسول اللہ ﷺ نے ہر مسلمان پر فطرانہ فرض کیا ہے ایک صاع کھجوروں سے یا ایک صاع جو سے، خواہ غلام ہو یا آزاد مرد ہو یا عورت، چھوٹا ہو یا بڑا۔'' اس لئے ہر مسلمان کو خواہ وہ روزے رکھتا ہو یا نہ رکھتا ہو، فطرانہ ادا کرنا چاہئے جو کہ ایک صاع ہے۔ آج ہمارے مروجہ طریقہ کے مطابق دو کلو سو گرام کے قریب بنتا ہے اس لئے احتیاطاً تقریباً اڑھائی کلو گندم یا اس کی مارکیٹ ریٹ کے مطابق قیمت ادا کرنی چاہئے۔ جہاں آٹا استعمال ہوتا ہے مثلاً شہری علاقوں میں وہاں آٹے کی قیمت اور جن علاقوں میں چاول زیادہ استعمال ہوتا ہے وہاں چاول کی قیمت یا جنس چاول ادا کئے جائیں۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

فطرانہ کا وقت

فطرانہ عید کی نماز ادا کرنے سے قبل ادا کرنا چاہئے۔ ہمارے بعض علاقوں میں لوگ عید الفطر کی صبح کو فطرانہ ادا کرتے ہیں۔ حالانکہ چاہئے کہ دو چار دن پہلے ادا کر دیا جائے۔ تاکہ اس کا جو ایک مقصد غرباء و مساکین کو عید کی خوشیوں میں شریک کرنا ہے وہ بھی شریک ہو سکیں مثلاً کوئی بچوں کیلئے کپڑے بنا لے گا جوتا خریدے گا یا عید کے دن اچھے کھانے کا بندوبست کرے گا جبکہ عید کے دن فطرانہ کی رقم ملنے پر کما حقہ اس سے فائدہ نہیں اٹھا سکتا۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین بھی ایک یا دو دن پہلے فطرانہ ادا کر دیتے تھے جیسا کہ صحیح بخاری میں منقول ہے۔

کانو یعطون قبل الفطر بیوم او یومین (بخاری ۱/۲۰۵)

''کہ صحابہ کرام فطرانہ عید سے ایک یا دو دن پہلے ادا کر دیتے تھے۔''

عید الفطر

رمضان المبارک کے جب انتیس دن گزر جائیں تو چاند دیکھ کر عید کرنا چاہئے کیونکہ قمری مہینہ کبھی ۲۹ دن کا ہوتا ہے اگر مطلع ابر آلود ہو تو پورے تیس دن مکمل کر کے عید الفطر ادا کرنی چاہئے عید الفطر کے دن غسل کر کے نئے یا دھلے ہوئے صاف ستھرے کپڑے پہن کر عید گاہ جانا چاہئے۔ عید الفطر کے لئے طاق کھجوریں کھا کر جانا چاہئے اگر کھجوریں میسر نہ ہوں تو چھوارے یا کوئی اور میٹھی چیز بھی کھائی جا سکتی ہے۔ عید گاہ میں آتے جاتے راستہ تبدیل کرنا بھی سنت ہے اور راستے میں بلند آواز سے تکبیر کہتے ہوئے جانا چاہئے۔ اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ واللہ اکبر اللہ اکبر وللہ الحمد. عید الفطر کی نماز مسجد سے باہر کھلے میدان میں ادا کرنی چاہئے جو کہ بغیر اذان اور اقامت کے دو رکعت با جماعت ادا کی جائے گی۔ نماز کے بعد امام صاحب خطبہ دیں گے وہ بھی سب کو سننا چاہئے اور بعد میں اجتماعی دعا میں شریک ہونا چاہئے اس دعا کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ان عورتوں کو بھی اس دعا میں شریک ہونے کا حکم فرمایا ہے جنہوں نے کسی شرعی عذر کی وجہ سے نماز ادا نہیں کرنی۔ حضرت ام عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں:

امرنا رسول اللہ ﷺ ان نخرجھن فی الفطر والاضحی العوائق والحیض

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

وذوات الخدور فاما الحيض فيعتزلن الصلوة ويشهدن الخير و دعوة المسلمين

(مسلم ۱/۲۹۱' کتاب الصلوۃ العیدین)

"ہمیں رسول اللہ ﷺ نے حکم فرمایا کہ ہم عید الفطر اور عید الاضحیٰ میں جوان' حیض والیاں اور پردہ نشین تمام عورتوں کو عیدگاہ لیکر جائیں البتہ حائضہ عورتیں نماز سے الگ رہیں اور بھلائی کے کاموں (صدقات دینا اور خطبہ سننا وغیرہ) میں شریک ہوں اور مسلمانوں کی دعا میں شریک ہوں۔ اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ عورتوں کو بھی عیدگاہ جا کر با جماعت عید کی نماز ادا کرنی چاہیئے۔

اس مسئلہ میں اور بھی احادیث ہیں مگر اختصار کے پیش نظر اسی پر اکتفا کیا جاتا ہے۔

شوال کے روزے

شوال کے چھ روزوں کی بھی بہت فضیلت احادیث میں آئی ہے یہ روزے رکھنا نہ تو ضروری ہیں اور نہ ہی رمضان المبارک کا حصہ لیکن چونکہ ان کا بہت زیادہ ثواب بیان ہوا ہے۔ اس لئے ان کی فضیلت کو یہاں بیان کیا جاتا ہے تا کہ عامۃ المسلمین میں سے جو چاہیں یہ اجر حاصل کر لیں حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں۔

ان رسول الله ﷺ قال من صام رمضان ثم اتبعه ستامن شوال كان كصيام الدهر (مسلم ۱/۳۶۹' کتاب الصیام)

"بے شک رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے رمضان کے روزے رکھے پھر ان کے بعد شوال کے چھ روزے رکھے تو ایسا ہی ہے جیسا کہ اس نے پورے سال کے روزے رکھے۔"

برادران اسلام! یہ اجر اس شخص کیلئے ہے جو رمضان المبارک کو رسول اللہ ﷺ کی سنت کے مطابق گزارتا ہے اس میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی نافرمانی سے اپنے آپ کو بچاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو رمضان المبارک کی خیر و برکت سے نوازے اور توفیق عطا فرمائے کہ ہم کتاب وسنت کے مطابق رمضان المبارک کا مہینہ گزاریں تا کہ اس کے اجر و ثواب کے کماحقہ حقدار بن سکیں۔ (آمین یا الله العالمين۔)

اللهم وفقنا لما تحب وترضى

(ماخوذ از "جواہر ہدایت" مصنفہ فاروق الرحمٰن یزدانی مدرس جامعہ سلفیہ فیصل آباد)

© rasailojaraid.com